مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی شاعری اور اصلاحِ مُعاشرہ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبدالرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی شاعری اور اصلاحِ مُعاشرہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سندھ (پاکستان) کے مشہور صوفی بزرگ، عالمِ دین، ولئ کامل اور بہترین شاعر تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے صوفیانہ کلام کے ذریعے لوگوں کو محبت واُلفت، امن وآشتی، مُواسات وغمخواری، اور انسانی ہمدردی کا درس دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی فکری تعلیمات کے ذریعے اِصلاحِ مُعاشرہ میں اہم کردار ادا کیا، اور اپنے اَشعار میں عشقِ مجازی کی مثالوں کے ذریعے عشقِ حقیقی کے اَسرار ورُموز سمجھائے، اور لوگوں کے دلوں میں خالقِ کائنات عزّوجلّ کی محبت کی شمع روشن کی۔ نفرت وعداوت، بُغض وحسد، اور بے رحمی وسفّاکی کی اس گھٹن میں شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات، کردار اور شاعری بلا شُبہ مُعاشرے کے لیے مشعلِ راہ ہیں!۔

ولادتِ باسعادت

عزیزانِ محترم! شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادتِ باسعادت ۱۱۰۱ھ/ مطابق ۱۶۹۰ء کو "ہالا" ضلع حیدرآباد (سندھ) میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والد ماجد کا اسمِ گرامی سیّد حبیب شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تھا۔ شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت کے چند روز بعد آپ کے والدِ گرامی اپنے آبائی گاؤں کو چھوڑ کر کوٹری مغل [۱] میں سکونت پذیر ہو گئے۔ جوان ہونے کے بعد شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ "بھٹ" نامی ایک چھوٹے سے گاؤں میں گزارا [۲]۔

خاندانی پسِ منظر

حضراتِ گرامی قدر! شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے آباء واَجداد "ہرات" کے سادات گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے جدِّامجد سیّد میر علی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا شمار علاقے کے معزّز ترین لوگوں میں ہوتا تھا۔ ۸۰۱-۲ھ/مطابق ۱۳۹۸ء میں جب امیر تیمور ہرات آیا، تو سیّد میر علی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس کی بڑی خاطر تواضُع کی، اور ایک بڑی رقم بھی بطورِ نذرانہ پیش کی۔ امیر تیمور سیّد میر علی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اس حُسنِ سُلوک سے بڑا متاثر ہوا، اور سیّد میر علی صاحب اور ان کے دو ۲ بیٹوں سیّد میر ابوبکر اور سیّد حیدر شاہ کو اپنے خاص مُصاحبوں میں شامل کر کے ہندوستان لے آیا۔ یہاں آنے کے بعد سیّد میر ابو بکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

---

(۱) موجودہ کوٹری سے الگ ایک قصبہ تھا، جو "بھٹ شاہ" سے پانچ ۵ کوس کے فاصلے پر آباد تھا، آج کل یہ قصبہ ویران ہو چکا ہے۔ ("رسالہ شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ" مقدّمہ، سوانح حیات، ص۲۹)۔

(۲) "رسالہ شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ" مقدّمہ، سوانحِ حیات، ص۲۷، ۲۸، ۳۱، ملخصًا۔

کو سندھ کے علاقے "سیوہن" کا حاکم مقرّر کیا، اور سیّد میر علی اور سیّد حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہما کو اپنے ساتھ رکھا!۔ بعدازاں سیّد حیدر شاہ بھی اپنے والد بزرگوار اور امیر تیمور کی اجازت سے مستقل طور پر سندھ میں آ گئے، اور ہالا کے علاقے میں سکونت اختیار کی، اور علاقہ زمیندار شاہ محمد کی بیٹی فاطمہ سے رشتہِ اِزدِواج سے منسلک ہوئے۔ سیّد حیدر شاہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ تقریباً تین ۳ سال تک ہالا میں رہے، پھر اپنے والد کی وفات کی خبر سن کر ہرات چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ اس دوران سیّد حیدر شاہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے گھر ایک بیٹے کی ولادت ہوئی، جس کا نام شاہ صاحب کی وصیت کے مُطابق میر علی رکھا گیا، جن کی نسل سے بڑے بڑے صاحبِ کمال بزرگ پیدا ہوئے، شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا تعلق بھی انہی کے خاندان سے ہے(۱)۔

ابتدائی تعلیم

شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ گرامی سیّد حبیب شاہ، اور مشہور مُدرِّس مولانا نُور محمد آخوند صاحب رحمۃ اللہ علیہما سے حاصل کی، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو عربی، فارسی، ہندی، سندھی اور دوسری علاقائی زبانوں پر خاصی دسترس حاصل تھی، جس کا برمحل استعمال حضرت شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے کلام میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے(۲)۔

تعلیم وتربیت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! عارفِ کامل شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی نشو و نما اور تعلیم وتربیت ایک ایسے معزّز علمی گھرانے میں ہوئی، جس کے علم و عرفان کا چرچا دُور دُور

---

(۱) "رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ "مقدّمہ، سوانحِ حیات، ص۲۷، ۲۸ ، ملخصًا۔

(۲) ایضًا۔

تک تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والد ماجد سیّد حبیب شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ انتہائی نیک، پرہیز گار اور معزّز شخصیت کے مالک تھے، قُرب وجوار کے علاقوں میں انہیں بڑی قدر و منزلت اور ادب واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا، حضرت شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی والدہ ماجدہ بھی عارفانِ کامل کے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں، اسی لیے اوائل عمر ہی سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خداداد صلاحیتوں کو اُبھرنے کا خوب موقع ملا، اور سنِ شُعور تک پہنچتے پہنچتے وہ جوہرِ قابل بھی نمایاں ہونے لگا، جو شاعرانہ مزاج کو نئی آب وتاب عطا کرنے کے لیے قدرت کی طرف سے ودیعت کیا گیا تھا"(۱)۔

عبادت وریاضت

جانِ برادر! فخرِ سندھ حضرت شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ انتہائی متقی اور پرہیز گار بزرگ تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ساری عمر عبادت وریاضت میں گزری، دنیاوی آلائشوں سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہمیشہ دُور رہے، اپنا زیادہ وقت تنہائی میں گزارتے اور خوب عبادت میں رہتے۔

عادات وصفات

حضراتِ ذی وقار! شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی عادات، صفات اور سیرت سے متعلق سندھی، فارسی، انگریزی، ہندی اور اردو کے مختلف اہلِ قلم نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے، مجموعی طَور پر سب نے تسلیم کیا ہے کہ "حضرت شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نہ صرف ایک خدارَسیدہ (عارف باللہ) بزرگ تھے، بلکہ حضرت کی شاعرانہ حیثیت بھی شہرتِ دوام کی حامل ہے۔ بحیثیت انسان حضرت شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ انتہائی سادگی پسند، سنجیدہ، بُردبار، حلیم اور منکسر المزاج تھے۔ ہمدردی واِیثار، بےلَوث

---

(۱) ایضًا، ص۲۹، ۳۳۔

رَواداری، وسیع الخیالی، دُور اندیشی، اور مُشفقانہ رحمدلی جیسی متعدّد خوبیوں سے، اللہ ربّ العالمین نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خوب نوازا تھا"[1]۔

تعلیمات

میرے محترم بھائیو! شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے عقیدت مندوں کو کم کھانے، کم سونے، کم بولنے، خود غرضی سے بچنے، دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے، سادہ لباس پہننے، راضی برضا رہنے اور ذکرواَذکار کی تلقین کیا کرتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خود بھی ان اُصولوں پر کار بند تھے، ظاہری عبادت (نماز، روزہ وغیرہ) کو ضروری سمجھتے تھے، لیکن ساتھ ہی ساتھ باطنی بصیرت پر بھی زور دیا کرتے؛ کیونکہ اگر انسان میں کسی نصب العین کو اپنانے کے لیے حقیقی جذب وشَوق پیدا نہ ہو، تو ظاہری عبادت وریاضت سے زیادہ مفید نتائج نہیں ملتے۔ زُعمِ پارسائی اور زُہد وتقوی کا غرور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نزدیک بے حد معیوب تھا، جن عادات وخصائل کو بُرا سمجھتے، مؤثر انداز میں اس کی نشاندہی اور اصلاح فرمادیا کرتے تھے"[2]۔

شاہ بھٹائی کی وجہِ تسمیہ

حضراتِ ذی وقار! شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جس غیر آباد جگہ کو اپنا مسکن بنایا، وہ جگہ اُس زمانے میں چند اونچے اونچے ٹیلوں پر مشتمل تھی، ٹیلے کو سندھی زبان میں "بِھٹ" کہتے ہیں، اسی بنا پر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ شاہ بھٹائی (ٹیلے والے شاہ) کے نام سے مشہور ہوگئے، اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نسبت سے اس علاقے کو "بِھٹ شاہ" کہا جانے لگا۔ اب یہ علاقہ صوبہ

---

(۱) ایضاً، ص۳۲،۳۳۔

(۲) ایضاً، ص۳۴،۳۵۔

سندھ (پاکستان) کے ایک شہر کی صورت اختیار کرچکا ہے، سندھ یونیورسٹی جامشورو کا "صوفی اِزم اینڈ ماڈرن سائنسز" (Sufism and Modern Sciences) کا بھٹ شاہ کیمپس (Bhit Shah Campus) بھی یہیں واقع ہے۔

صوفیانہ شاعری

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شاعری عشقِ حقیقی کا مَظہر اور معرفتِ الٰہی کا بہترین نمونہ تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی شاعری میں توحیدورسالت پر ایمان رکھنے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کا درس دیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا کلام اسلامی تعلیمات پر مشتمل ہے، آپ نے اپنے کلام میں حقیقت و معرفت، شریعت وطریقت، حیات و کائنات، اور محبت واُلفت کے اَسرار ورُموز کو بڑی شرح وبسط اور وضاحت سے بیان فرمایا۔

رُومیٔ پاکستان

شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سندھ کے سب سے بڑے صوفی شاعر ہوئے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شاعری میں صوفیانہ رنگ نمایاں ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اَفکار، نظریات اور شاعری میں مولانا جلال الدین رُومی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی جھلک اور اثر نمایاں ہے، اسی لیے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو "رومیٔ پاکستان" بھی کہا جاتا ہے۔

مولانا روم، شاہ بھٹائی اور ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہم

برادرانِ اسلام! مولانا جلال الدین رُومی، شاہ عبد اللطیف بھٹائی اور ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہم ایک ہی چراغ کی کرنیں ہیں، ان تینوں میں قدرِ مشترک یہ ہے کہ ان کے کلام کا بیشتر حصہ قرآن وحدیث کی ترجمانی کرتا ہے، مولانا جلال الدین رُومی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اگرچہ اپنی زبان سے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا، مگر بعد میں آنے والوں

نے اُن کی "مثنوی" کو قرآن کی تفسیر قرار دیا، مولانا رُوم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے تقریبًا پانچ سو ۵۰۰ برس بعد سندھ میں شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ دعویٰ کیا، کہ اُن کی شاعری میں قرآن کے مَعانی کے سوا کچھ نہیں[1]، شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے تقریباً دو سو ۲۰۰ سال بعد ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی وہی بات دہراتے ہوئے فرمایا کہ "میرے اَشعار میں قرآن کے مَعانی کے سوا کچھ نہیں"، ان کا یہ دعوی ان کی مثنوی "رُموزِ بے خودی"[2] میں موجود ہے[3]۔

شاہ جو رسالو (دیوان)

عزیزانِ محترم! وادیٔ مہران کے اس عظیم صوفی شاعر شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مجموعۂ کلام "شاہ جو رسالو" کے نام سے معروف ہے، جو پورے سندھ میں نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا یہ کلام آپ کے عقیدت مندوں نے جمع کیا۔ شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بعض مرید ایسے بھی تھے جنہیں حضرت شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا پورا کلام اَزبر (زبانی یاد) تھا۔

حضرت شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دیوان کی اِشاعت

عزیزانِ مَن! حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا دیوان "شاہ جو رسالو" کو سب سے پہلے ڈاکٹر ٹرمپ (Dr. Trump) نے جرمنی سے شائع کرایا، اس کے بعد ایک ایڈیشن ڈاکٹر گرنجشانی (Dr. Granjshani) نے شائع کیا، یہ

---

(۱) "تذکرۂ صوفیائے سندھ" شاہ عبد اللطیف بھٹائی، شاعری، ص۱۸۱۔

(۲) دیکھیے: "رُموزِ خودی" عرضِ حالِ مصنّف بحضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، ص۱۹۵، ۱۹۶۔

(۳) "اقبال اور بھٹائی" آن لائن آرٹیکل ۹ نومبر ۲۰۱۸ء، دانش ڈاٹ کام، ملخصاً۔

ایڈیشن سب سے زیادہ مقبول ہوا؛ کیونکہ اس کی تصحیح میں ڈاکٹر صاحب نے بڑی محنت اور تحقیق سے کام لیا[1]۔ بعد ازاں اس دیوان کے دیگر علاقائی زبانوں میں بھی تراجم ہوئے، جن میں سب سے معروف ترجمہ اردو زبان میں ہے، جس کے مترجم معروف شاعر شیخ ایاز ہیں۔

سندھی زبان وادب کے فروغ میں آپ کا کردار

جانِ برادر! رُومیِٔ پاکستان شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جس دَور میں سندھی زبان کو اپنے سخن کا ذریعہ بنایا، اس زمانے میں بر صغیر پاک و ہند میں فارسی زبان رائج تھی، عام طَور پر شعراء حضرات فارسی زبان میں شعر کہنے میں فخر محسوس کرتے تھے، مگر حضرت شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سندھ دھرتی کی شناخت کی خاطر، فارسی کی جگہ سندھی زبان کو اہمیت دی، اور اسی میں شاعری کر کے سندھی زبان کو ایک نیا مقام دِلوایا، اور سندھی زبان وادب کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔

وجدانی شاعری

حضراتِ محترم! شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شاعری کا بغور جائزہ لیا جائے، تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اِکتسابی نہیں بلکہ ایک بلند پایہ وِجدانی شاعر تھے، جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے عالَمِ تصوّر میں اللہ ربّ العالمین سے ہمکلامی کا شرف پایا، تو بے ساختہ زبانِ حال و قال سے پکار اٹھے: ع

تیری ہی ذات اوّل وآخر تو ہی قائم ہے اور تو ہی قدیم

---

(۱) دیکھیے: "تذکرۂ صوفیائے سندھ" شاہ عبد اللطیف بھٹائی، شاہ جو رسالو، ص۱۷۸، ملتقطاً۔

تجھ سے وابستہ ہر تمنّا ہے　　تیرا ہی آسرا ہے ربِّ کریم
کم ہے جتنی کریں تری توصیف　　تو ہی اعلیٰ ہے اور تو ہی علیم
والیٔ شش جہات واحد ذات　　رازقِ کائنات، ربِ رحیم[1]

وَحدت الوجود سے متعلق نہایت معتدِل اور محتاط انداز

حضراتِ ذی وقار! حضرت شاہ بھٹائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کلام عارفانہ اور معرفتِ الٰہیہ کا خزینہ ہے، اس کی باریکیوں اور اَسرار و رُموز کو سمجھنے کے لیے بھی علم و معرفت کی ضرورت ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ معرفتِ حقیقی کے حصول اور وَحدت الوُجود سے متعلق نہایت معتدِل اور محتاط انداز اختیار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ؏

قصر ہے ایک اور در لاکھوں　　ہر طرف ہے روزن بے شمار
مجھ کو ہر سمت سے نظر آیا　　جلوہ گر ایک ہی رُخِ روشن![2]

یعنی "(معرفتِ حقیقی حاصل کرنے کے بہت سے راستے ہیں، کوئی بھی راہ اس کا مُشاہدہ کرا سکتی ہے) گویا ایک قصر ہے جس کے لاکھوں دروازے اور ہزاروں کھڑکیاں ہیں، میں جس طرف نظر اُٹھاتا ہوں مجھے اس طرف اللہ ربُ العزّت کے جلوے نظر آتے ہیں"[3]۔

---

(۱) "رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائی" سُر کلیان، پہلی داستان، ص۱۱۱۔
(۲) ایضًا، ص۱۱۴۔
(۳) "تذکرۂ صوفیائے سندھ" شاہ عبداللطیف بھٹائی، شاعری، ص۱۸۴۔

عشقِ رسول

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی ذاتِ والا صفات سے بے پناہ عشق اور والہانہ محبت تھی، آپ حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو دنیاوآخرت میں کامیابی کا ذریعہ، اور وجہِ تخلیقِ کائنات تصوّر کرتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے عشقِ رسول کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ؏

کامل ایماں کے ساتھ جس نے بھی　　دل سے مانا، زباں سے مانا
جس کی خاطر بنی ہے یہ دنیا　　اس محمد کا مرتبہ جانا
فَوقیت اس کو دوسروں پہ ملی　　اپنی ہستی کو اس نے پہچانا
جس نے اس قادرِ حقیقی کو　　وَحدہٗ لا شریک گردانا(۱)

دنیاوی اضطراب و بے چینی کا علاج

میرے محترم بھائیو! حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی شاعری میں جا بجا اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی اِطاعت وفرمانبرداری کی تاکید فرمائی ہے، اور اس بات کی خاص طَور پر تلقین فرمائی ہے، کہ دنیاوی اضطراب وبے چینی کا سب سے مؤثِر علاج عقیدۂ توحید پر استقامت، اور ذاتِ باری تعالی پر بھروسہ ہے، حضرت شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ؏

کبھی وَحدت کی تنہائی میں کثرت　　کبھی کثرت کے ہنگاموں میں وَحدت
مگر اِن سارے ہنگاموں کی تہ میں　　بس ایک محبوب ہے اور اس کی صورت(۱)

---

(۱) "رسالہ شاہ عبد اللطیف بھٹائی "سُر کلیان، پہلی داستان، ص۱۱۱۔

حق گوئی اور اچھی صحبت

جانِ برادر! حضرت شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے عارفانہ کلام کے ذریعے اِصلاحِ مُعاشرہ میں بھی اہم کردار ادا کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے ہر مرید اور عقیدت مند کو ہمیشہ سچ بولنے، اور اچھی نیک صحبت اختیار کرنے کی تلقین فرمائی، جھوٹے اور بُرے لوگوں کی صحبت سے اجتناب کرنے کی تاکید فرمائی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حق گوئی وحسنِ اعمال بجا لانے والوں کی ہمنشینی اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ع

ایسے لوگوں سے دُور رہنا تم جن کا سلک دروغ گوئی ہو

بیٹھ ایسوں میں جن کی صحبت میں حُسن وحق کے سِوا نہ کوئی ہو![2]

بے اعتدالی وخودسری

میرے عزیز دوستو! گناہوں کی کثرت کے باعث انسان خودسری وبے اعتدالی کا شکار ہوجاتا ہے، اُسے حلال وحرام کی تمیز نہیں رہتی، کوئی نصیحت اس پر اثر نہیں کرتی، حضرت شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ آج ہم بے اعتدالی وخودسری کے مرض میں مبتلا ہوچکے ہیں، لہذا اس سے نجات پانے کے لیے ضروری ہے کہ اس میں مبتلا شخص خود کو ان گناہوں سے بچانے کی پوری کوشش کرے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اصلاحِ مُعاشرہ کے پہلو کو کچھ یوں بیان فرمایا ہے: ع

بے اعتدالیوں سے نحیف ونزار ہیں خودسر ہیں اور چارہ گری کے شکار ہیں

---

(۱) ایضاً، ص۱۱۳۔

(۲) ایضاً، سُرکھاہوڑی، تیسری داستان، ص۲۷۶۔

بے اعتدالیاں ہوں تو کیا چارہ گر کرے　　پرہیز ہی نہ ہو تو دوا کیا اثر کرے ![1]

وصال شریف

فخرِ وادیٔ مہران حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال شریف ۱۱۶۵ھ / مُطابق ۱۷۵۲ء کو ہوا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا عرس شریف ہر سال ۱۴ صفر المظفّر کو "بھٹ شاہ" (سندھ، پاکستان) میں بڑی عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے[2]، اس موقع پر حکومتِ سندھ کی طرف سے صوبہ بھر میں عام تعطیل بھی ہوتی ہے۔

مزار پُر انوار

عزیزانِ مَن! حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مزار شریف کراچی سے تقریبًا دو سو ۲۰۰ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے، جہاں پاکستان سمیت دنیا بھر سے زائرین اور عقیدت مند حاضر ہو کر فیض پاتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مزار شریف تعمیر کرانے کی سعادت، کلہوڑو خاندان کے چوتھے فرمانروا، میاں غلام شاہ کلہوڑو کے حصے میں آئی[3]۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ہمیشہ محبت واُلفت، انسان دوستی، راست بازی، تحمّل وبرداشت اور اُخوّت ومُساوات کا درس دیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی شاعری کے ذریعے دنیا بھر کو اختلافات کی خلیج کم کرنے، نفرتوں کے خاتمے، اور دوستی کے رشتے استوار کرنے کی سوچ دی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شاعری

---

(۱) ایضاً، سر یمن، دوسری داستان، ص۱۳۰۔

(۲) "تذکرۂ صوفیائے سندھ" شاہ عبد اللطیف بھٹائی، وفات، ص۱۸۷، ملخصًا۔

(۳) ایضًا۔

اور عارفانہ کلام کی فکری اَساس یہی ہے، کہ اگر ہر انسان اپنی سوچ کو مثبت کرلے، دل میں نفرت و کدُورت کو جگہ نہ دے، اور حرص و ہوَس کے چکر میں پڑکر، اپنے مسلمان بھائیوں کو دھوکہ نہ دے، تو ہمارا مُعاشرہ امن و آشتی اور رواداری کا گھوارہ بن سکتا ہے!۔

دعا

اے اللہ! حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درجات بلند فرما، ہمیں ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما، ان کے فلسفۂ محبت واُخوّت کو عام کرنے کا جذبہ عنایت فرما، بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلنے کی سوچ مَرحمت فرما، اور حضرت شاہ بھٹائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن و خوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ

سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فَلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.